

عربی زبان اور اسلام

حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ

بانی جامعہ العلوم الاسلامیہ، بنوری ٹاؤن کراچی

اسلام اور عربی زبان کا جو باہمی محکم رشتہ ہے وہ محتاج بیان نہیں اسلام کا قانون عربی زبان میں ہے، اسلام کا آسمانی صحیفہ قرآن حکیم عربی زبان میں ہے، اسلام کے پیغمبر خاتم الانبیاء حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مادری زبان عربی ہے، حضرت رسالت پناہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تمام تر تعلیمات و ہدایات اور ارشادات کا پورا ذخیرہ عربی زبان میں ہے، اسلام کی اہم ترین عبادت صلوٰۃ (نماز) جس کو روئے زمین کے تمام مسلمان اپنے اپنے ملکوں میں روزانہ پانچ وقت پڑھتے ہیں، وہ عربی زبان میں ہے۔ یہ نماز ہی توحید اسلام کا اعلیٰ ترین مظہر اور دین اسلام کی بنیادی عبادت ہے، پھر ہفتہ واری اسلام کا پیغام، جمعہ کا خطبہ، عربی زبان میں ہے، سال میں دو مرتبہ عمومی و اجتماعی پیغام، عید الفطر اور عید اضحیٰ کا خطبہ، تمام دنیا میں عربی میں پڑھایا جاتا ہے۔ حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے امت کی رہنمائی کے لئے جو عجیب و غریب اذکار اور دعائیں، صبح سے شام تک ہر محل و ہر موقع اور ہر کام کے لئے تلقین فرمائیں، عبد و معبود کے درمیان تعلق و رابطہ پیدا کرنے یا اس رشتہ کو مضبوط کرنے کے لئے جن سے زیادہ موثر اور کوئی تدبیر نہیں، وہ سب عربی میں ہیں، اسلام کا حسی مرکز، بارگاہ قدس رب العالمین اور تجلیات الہیہ کا سرچشمہ، جس سر زمین میں واقع ہے۔ مکہ مکرمہ (زادھا اللہ شرفاً و تعظیماً و تکریماً و مہابۃً) وہ عرب ہے اور وہاں کے باشندوں کی زبان عربی ہے، سید الکونین رسول الثقلین حضرت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آرام گاہ اور دارالہجرۃ جس سر زمین مقدس میں واقع ہے مدینہ منورہ (زادھا اللہ نوراً و طیباً) وہ عرب میں ہے اور اس کے بسنے والوں کی زبان بھی عربی ہے، مکہ معظمہ جس طرح عدنانی عرب کا مرکز تھا، اسی طرح ہجرت کے بعد مدینہ طیبہ قحطانی عرب کا مرکز بن گیا، ان دونوں مرکزوں کی زبان اور تہذیب عہد قدیم سے آج تک عربی ہے، دونوں قوموں، عدنانی و قحطانی عربوں کا سرمایہ تاریخ و ادب عربی زبان میں ہے، قرآن کریم اور اسلام کے پہلے مخاطب، جزیرۃ العرب میں بسنے والی پوری آبادی عرب ہے۔ جزیرۃ العرب سے باہر اسلام کے دو اہم ترین مرکز

عراق و شام ہیں۔ دونوں ملک عربی زبان و تہذیب کا گہوارہ تھے اور ہیں، مصر، لیبیا، سوڈان، مغربی افریقہ، الجزائر، تیونس اور مراکش وغیرہ سب عربی بولنے والوں کے مرکزی مقامات ہیں۔ شمالی افریقہ کی اکثریت کی زبان بھی عربی یا گہڑی ہوئی عربی ہے۔

صحابہ کرام اور تابعین عظام کے زمرہ میں شامل عرب فاتحین جو اسلامی فتوحات کے سلسلہ میں سندھ و ہند، افغانستان اور بخارا سے لے کر اسپین تک نہ صرف پھیل گئے بلکہ ان ملکوں میں بس بھی گئے تھے، ان کے ذریعہ ان ملکوں میں بھی عربی زبان پہنچ گئی اور چونکہ ان ملکوں کی تمام مسلمان قوموں کا ”دینی سرمایہ“ عربی زبان میں تھا اس لئے ان ملکوں کی بھی دینی اور مذہبی زبان عربی بن گئی، چنانچہ نہ صرف یہ کہ ان ممالک اسلامیہ میں لائق فخر عربی دان پیدا ہوئے، بلکہ عجمی ممالک کے ان مراکز سے عربی کے وہ مایہ ناز ماہرین و موجودین علوم و فنون پیدا ہوئے جن کی نظیر کا دنیا تصور بھی نہیں کر سکتی۔ انہی عجمی علماء کی بدولت عربی علوم میں صرف، نحو، معانی، بیان، بدائع، لغت، عربی رسم الخط، علم الاشفاق، عروض و قافیہ، شعر و ادب اور اسلامی علوم میں تفسیر و اصول تفسیر، حدیث و اصول حدیث، فقہ و اصول فقہ، عقائد و توحید و کلام اور آبی علوم میں منطق، فلسفہ، ہیئت ریاضی وغیرہ علوم کا سارا ذخیرہ عربی زبان میں ڈھل گیا اور نہ صرف یہ بلکہ عربی زبان کے حقائق فقہ اللغۃ کی باریکیاں اور حیرت انگیز لسانی خصوصیت عربی تلفظ کی صحت و سہولت کے قواعد و ضوابط اور لسانی حسن و جمال کی نیرنگیاں وغیرہ وہ علمی سرمائے ہیں کہ عربی کے علاوہ دنیا کی اور دوسری زبانوں میں ان کا پتہ تک نہیں ہے۔ الغرض دینی علوم ہوں یا اسلامی تاریخ، وحی الہی کا منبع ہو یا تعلیم و تربیت نبوی کا سرچشمہ، اتحاد اسلامی کا عظیم مقصد ہو یا بین المملکتی سیاسی مفادات و مصالح، ہر لحاظ اور ہر حیثیت سے عربی زبان کی اہمیت سے انکار جنون کے مرادف ہے۔

عصر حاضر میں بھی صحرائے عرب میں، جزیرۃ العرب کے اندر اور جزیرۃ العرب کے باہر، اللہ تعالیٰ کی قدرت و مشیت سے جو ”زیر سیال“، پیٹرول اور دوسرے معاون کے ایلٹے ہوئے چشمے نمودار ہو گئے ہیں انہوں نے ان بادیہ نشینوں اور خانہ بدوشوں، عرب اقوام کو عزت و مجد اور عظمت و ثروت کے اس اعلیٰ مقام پر پہنچا دیا ہے کہ آج روس و امریکہ، فرانس و برطانیہ جیسے اعداء اسلام بھی اپنے اقتصادی و سیاسی و سیاسی مفاد و مصالح کی خاطر ان بدویوں کی خوشامد پر اور اس کے لئے عربی زبان سیکھنے اور بولنے پر مجبور ہو گئے ہیں اسی لئے تمام یورپین ممالک کے لئے عربی زبان و ادب کی درس گاہیں کھولنا اور ان کو فروغ دینا ناگزیر ہو گیا ہے۔ کویت کا صحراء آج بھی وہ دولت و ثروت اگل رہا ہے، جس کی بدولت انگلستان کی باغ و بہار قائم ہے، اگر آج کویت کی دولت انگلستان کے بینکوں سے نکال لی

جائے تو برطانیہ کا دیوالیہ نکل جائے گا۔

غرض جس طرح عہد ماضی میں روحانی ہدایت کے سرچشمے صحراء عرب سے پھوٹے، آج بالکل اسی طرح مادی دولت و ثروت کے سرچشمے بھی اسی سرزمین سے اُبل رہے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ دین ہو یا دنیا، روحانیت ہو یا مادیت، ہر جہت اور ہر حیثیت سے عربی زبان دنیا کی تمام قوموں کے لئے اپنی غیر معمولی اہمیت کی بناء پر قابل توجہ بنی ہوئی ہے۔

آج ان ممالک کو عربی داں ٹیچروں کی ضرورت ہے، جدید علوم و فنون کے عربی داں ماہرین کی احتیاج ہے، عربی داں ڈاکٹروں، طبیبوں، انجینئروں اور مہندسوں کی ضرورت ہے، اقتصادیات و تجارت کے ماہرین کی حاجت ہے، زراعت و صنعت میں رہنمائی کی ضرورت ہے۔

اگر ہماری عظیم ترین اسلامی مملکت پاکستان اس حقیقت اور صورتحال پر ذرا بھی غور کرتی اور ان ”بین المملکتی مصالح“ کے پیش نظر عربی زبان کی اس غیر معمولی اہمیت کو محسوس کرتی اور نہ صرف اپنے تعلیمی اداروں، یونیورسٹیوں، کالجوں اور سکولوں میں عربی زبان و ادب کو فروغ دیتی اور ابتدا سے لے کر انتہا تک عربی زبان و ادب کو بحیثیت زبان کے لازمی مضمون قرار دیتی، بلکہ ہر طبقہ اور شعبہ کے ماہرین کے لئے مستقل عربی زبان و ادب کی تعلیم کے مراکز کھول دیتی تو آج صورت حال بالکل بدلی ہوئی ہوتی اور تمام ممالک اسلامیہ عربیہ کی تعلیمی، اقتصادی، تجارتی، صنعتی اور زراعتی ضرورتیں پاکستان پوری کرتا اور اس وسیلہ سے ان ممالک کی قیادت بھی پاکستان ہی کے ہاتھ میں ہوتی۔

صرف سعودی مملکت کے ہسپتالوں میں اس وقت ۵۰ فیصد ڈاکٹر پاکستانی ہیں۔ طائف جیسی چھوٹی سی جگہ میں پندرہ پاکستانی ڈاکٹر کام کر رہے ہیں، اگر آج ہمارے گریجویٹ عربی زبان و ادب کے ماہر نہ سہی، صرف واقف ہی ہوتے تو ان ممالک میں سو فیصد ڈاکٹر، انجینئر، ٹیچر اور ماہرین علوم و فنون پاکستانی ہوتے، اس لئے کہ مملکت سعودیہ عربیہ کے ہمسایہ ممالک شام و لبنان و اردن میں اتنی صلاحیت نہیں کہ وہ سعودی مملکت کی ضرورتوں کو پورا کر سکیں، جمہوریہ عربیہ متحدہ مصر سے ان کے تعلقات شگفتہ نہیں ہیں اس لئے بحجوری اور بادل ناخواستہ یورپ و امریکہ جیسے ازلی دشمن اسلام ممالک سے یہ ضرورتیں پوری کی جا رہی ہیں، اس کے عواقب و نتائج کیا ہوں گے؟ یہ بالکل ظاہر ہے، عرب ممالک کو کھڑے کھڑے کر دینے اور مختلف بلاکوں میں تقسیم کر دینے کے سلسلہ میں ان کی ریشہ دو انیاں بے نقاب ہو چکی ہیں! یہ معلوم کر کے انتہائی صدمہ ہوا کہ حکومت سعودیہ عربیہ نے ایک سو ماہرین تعلیم

امریک سے بلائے ہیں اور یہ بھی سنا ہے کہ ان ماہرین تعلیم نے آتے ہی عربی ادب اور قرآن کریم کو مملکت سعودیہ عربیہ کے نصاب تعلیم سے نکال دیا ہے اگر یہ صحیح ہے تو:

ع جیسٹ یارانِ طریقت بعد ازیں تدبیر ما؟

کاش پاکستان کے اربابِ حل و عقد میں ذرا سی بھی اسلامی غیرت و حمیت موجود ہو اور وہ ان حقائق پر ذرا سا بھی غور و فکر کریں اور فی الفور عربی زبان و ادب کی تعلیم اور ترویج و توسیع کی کوشش شروع کر دیں اور عربی زبان جاننے والے جدید علوم و فنون کے ماہرین پیدا کرنے لگیں تو اس شرمناک اور غیرت سوز صورتحال کا تدارک باسانی ہو سکتا ہے۔

جس طرح آج پاکستانی ڈاکٹر سرزمین مقدس حجاز میں پہنچے ہوئے ہیں اگر ہمارے تمام تعلیم یافتہ (گریجویٹ) نوجوان بھی عربی زبان و ادب سے واقف ہوتے تو مملکت سعودیہ عربیہ کے تمام سرکاری محکمے اور تعلیمی ادارے بھی پاکستانی ماہرین سے معمور ہوتے اور اس تعلیمی اور تربیتی رشتہ اور رابطہ کے بعد دونوں اسلامی ملکوں کے تعلقات کی کیا نوعیت ہوتی؟ اس کا اندازہ آپ خود لگائیے، علاوہ ازیں ممالک عربیہ اسلامیہ کی یہ صحیح خدمت انجام دینے کے بعد اغیار کی خفیہ ریشہ دوانیوں سے بھی، جن کا راز اب طشت از بام ہو چکا ہے، مملکت سعودیہ اور دوسرے عربی ممالک کو نجات مل جاتی، دین و دنیا دونوں کی وہ حیرت انگیز کامیابی نصیب ہوتی جس کا تصور کرنا بھی آج مشکل ہے۔

تعلیم جیسی بنیادی و اساسی خدمت کی زمام ہاتھ میں آ جانے کے بعد عرب ممالک کا نوجوان طبقہ جس کے ہاتھ میں کل حکومتوں کے کلیدی عہدے ہوں گے، یورپین ممالک کے بجائے پاکستان ہی کا رہن منت اور اسلامی تہذیب و تمدن سے متاثر ہوتا۔

افسوس کہ ہمارے حکمرانوں کو ملک و ملت کے ان اہم ترین مفادات کو سوچنے سمجھنے کا موقعہ ہی نہیں ملتا، نہیں بلکہ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ یہ حضرات اپنی اغراض (۱) و خواہشات کی بناء پر پاکستان میں عربی زبان و ادب اور دینی تعلیم کو کسی بھی قیمت پر برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ فیا غربة الاسلام!!

عربی زبان سیکھنے کے لئے، جہاں تک معمولی نوشت و خواند کا تعلق ہے، صرف تین چار ماہ کا عرصہ کافی ہے۔ ہاں عربی زبان و ادب کی مہارت اور لسانی علوم و فنون نہ صرف نحو، معانی و بیان و بدیع، لغت و اشتیاق و محاضرات، قرآنی اعجاز (۲) کے حقائق تک پہنچنا، اس کے لئے تو بے شک عمریں درکار ہیں اور یہ مرحلہ اتنا مشکل ہے

کہ امت محمدیہ کے مخصوص افراد کے حصہ میں بھی بمشکل ہی آتا ہے، مشہور ہے کہ قرآنی اعجاز کی نقاب کشائی امت میں صرف شیخ عبدالقادر جرجانی اور علامہ زحشری ہی کر سکے ہیں۔ چنانچہ مشہور مقولہ ہے کہ: لم یدر إعجاز القرآن إلا الإنسان۔

قرآنی اعجاز کی دقیق معرفت تک دو ہی ہستیاں پہنچیں اور اتفاق دیکھئے کہ وہ دونوں اعرج (لنگڑے) تھے۔

ہمارے شیخ امام العصر حضرت مولانا محمد انور شاہ قدس اللہ سرہ اس پر ذیل کا جملہ اضافہ فرماتے ہیں:

”احدهما من زمحشر والاخر من جرجان“ ایک زحشر کار بننے والا ہے اور دوسرا جرجان کا۔

بہر حال اگر اب بھی حکومت کے تعلیمی ادارے اور محکمے بی اے یا ایم اے پاس طلبہ کو صرف عربی زبان سکھانے کے لئے ایک عربی زبان کی کلاس تمام یونیورسٹیوں اور کالجوں میں کھول دیں اور اس کی تعلیم کے لئے جو ان کی ”علمی تحقیق“ کا ماخذ ہیں۔ (واللہ بالنسوفیق) عرب ممالک شام عراق و اردن و مصر وغیرہ کے ایسے اساتذہ بلائیں جو اردو انگریزی بالکل نہ جانتے ہوں تو ہمارا تجربہ ہے کہ طلبہ چند ہفتوں میں ہی عربی سمجھنے بولنے پر قادر ہو جاتے ہیں۔ اور فصیح عربی زبان کے مقابلہ پر عوامی بول چال کی عربی تو اور بھی آسان ہے اس میں صرف دُشو کے قواعد کی پابندی نہیں کرنی پڑتی۔ اگر عربی کو عربی میں پڑھایا جائے اور ذرا سی لکھنے کی مشق کرائی جائے تو چند ہفتوں میں اچھی خاصی عربی بول چال اور نوشت و خواندگی کی مہارت پیدا ہو جاتی ہے۔

خدا کا شکر ہے کہ مدرسہ عربیہ اسلامیہ کراچی میں یہ صلاحیت و اہلیت موجود ہے کہ وہ اپنے اہتمام و انتظام کے تحت ہر دو قسم کی عربی تعلیم کی خدمت انجام دے سکے اور عربی کو عربی میں پڑھانے والے عرب اساتذہ بھی میسر ہیں۔ حاصل یہ ہے کہ اگر دین کی ضرورت پیش نظر ہو تب بھی عربی علوم سے استفادہ ممکن نہیں اور اگر دنیا کے مصالح، خصوصاً اقتصادی مفادات پیش نظر ہوں تب بھی عربی زبان و ادب سے استغناء صحیح اور معقول نہیں۔

عصری تعلیم کا منتہائے نظر پیٹ کی پرورش ہے اور اگر انقدر تنخواہیں اور عہدے جدید تعلیم یافتہ حضرات کا معراج کمال ہیں، اس سلسلہ میں بھی آج کل ممالک عربیہ اسلامیہ میں ہر قسم کے تعلیمی و تربیتی عہدے اور منصب باسانی مل سکتے ہیں اور ان ممالک میں تنخواہوں کا معیار بھی کثرت زر کی بنا پر پاکستان سے کہیں اونچا ہے صرف عربی زبان سے واقفیت کی کسر ہے۔ اُلیس منکم رجل رشید (کیا ہے کوئی ہوش مند درست کار مرد)

